سوال

(137) دوران نماز موت کو یاد کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دورانِ نماز اگر موت یاد آجائے تو اس سے نماز میں کوئی خلل تو واقع نہیں ہوتا؟ کیا نماز میں موت کو قصدا یاد کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز پڑھتے ہوئے موت کا یاد آجانا یا یاد کرنا مستحسن ہے۔ اس لیے کہ یاد موت سے نماز میں خشوع وخضوع پیدا ہوتا ہے۔ لہذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کو یاد رکھنے کی تلقین کی ہے۔ فرمان نبوی ہے:

(اذکرالموت فی صلاتک ، فإن الرجل إذاذکرالموت فی صلاتہ لحري أن یحسن صلاتہ ، وصل صلاة رجل لایظن أن یصلی صلاة غیرہا) (مسند الفردوس ازدیلمی 431/1، ح: 1755)

''نماز میں موت کو یاد رکھ، جب آدمی دوران نماز موت کو یاد کرتا ہے تو یقینا وہ نماز احسن انداز سے ادا کرے گا اور اس شخص کی طرح نماز پڑھو جسے یقین نہ ہو کہ اگلی نماز پڑھ سکے گا۔''

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

(اذا قمت فی صلاتک فصل صلاة مودع) (ابن ماجہ، الزہد، الحکمة، ح: 4171، مسند احمد 412/5)

''جب تم نماز پڑھنے لگو تو اسے الوداعی نماز سمجھ کر ادا کیا کرو۔''

نمازی کو کیا خبر کہ شاید اس کی یہ آخری نماز ہو اس لیے نماز میں خشوع وخضوع کا خوب اہتمام کرے۔ مذکورہ بالا دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں موت یاد آنے یا قصدا یاد کرنے سے نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔

مزید برآں جب نمازی موت کے تذکرے والی آیات کی تلاوت کر رہا ہو، مثلا

كُلُّ نَفسٍ ذائِقَةُ المَوتِ ۔۔۔ ١٨٥ سورة آل عمران

أَينمَا تَكونوا يُدرِككُمُ المَوتُ وَلَو كُنتُم فى بُروجٍ مُشَيَّدَةٍ   ٧٨ ... سورة النساء

قُل إِنَّ المَوتَ الَّذى تَفِرّونَ مِنهُ فَإِنَّهُ مُلـٰقيكُم   ٨ ... سورة الجمعة

ان آیات میں موت کاتذکرہ ہے تودریں صورت موت یاد آجانا لازمی امر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اذان و نماز، صفحہ :361

محدث فتویٰ